82184 ـ دفن ہونے کے لیے زمین خریدنے کا حکم

سوال

کیا انسان کے لیے زمین کا ٹکڑا خریدنا جائز ہے تا کہ فوت ہونے کے بعد وہاں دفن ہو سکے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اس کا حکم زمین خریدنے اور اسے مخصوص کرنے کے تابع ہے تا کہ اس میں دفن ہوا جا سکے:

اگر تو وہ اپنے لیے ایك باعزت مدفن تیار کرنا چاہتی ہے، کیونکہ وہ اپنے علاقے کے قبرستان کی اہانت دیکھ رہی ہو، یا پھر یہ دیکھے کہ ایك ہی جگہ پر اجتماعی دفن کیا جا رہا ہے ـ جیسا کہ بعض اسلامی ممالك میں ہو رہا ہے ـ یا پھر وہ زمین وقف کرنا چاہتی ہے تا کہ اس میں خود بھی اور دوسرے لوگ بھی دفن ہو سکیں، اس کے علاوہ دوسرے عذر اور شرعی مقاصد کی بنا پر تو اس وقت یہ زمین خریدنے اور اسے وہاں دفن کرنے کی وصیت کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس کا مقصد شرعی طور پر معتبر ہے، اور فقھی قاعدہ ہے: امور اس کے مقاصد کے ساتھ ہیں.

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

انسان کے لیے اپنی قبر کی جگہ خریدنے اور اس میں دفن ہونے کی وصیت کرنے میں کوئی حرج نہیں، عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اور عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ایسا کیا تھا.

دیکھیں: المغنی (3 / 443) اور مزید دیکھیں: احکام المقابر تالیف ڈاکٹر عبد اللہ السحیبانی (23 ـ 28).

اور اگر اس عورت کا مندرجہ بالا سابقہ امور میں سے کوئی مقصد نہ ہو بلکہ وہ صرف اپنی قبر کو ممتاز کرنے اور دوسرے لوگوں سے اپنی جگہ کو خاص کرنا چاہتی ہو تو یہ مقصد شرعا غیر معتبر ہے، کتاب و سنت میں اس فعل کی کوئی دلیل نہیں ملتی، بلکہ مقاصد شریعہ اور اہل علم کی کلام میں تو ایسے دلائل پائے جاتے ہیں جو اس کی کراہت پر دلالت کرتے ہیں جن میں سے چند ایك درج ذیل ہیں:

1 ـ فقھاء کرام نے عام قبروں میں دفن کرنا مستحب قرار دیا ہے، تا کہ قبرستان کی زیارت کے لیے آنے والے عام مؤمن لوگوں کی دعاء بھی حاصل ہو سکے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور پیروی بھی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کوئی صحابی بھی فوت ہوتا تو اسے بقیع میں ہی دفن کرتے تھے.

الموسوعة الفقهية (9 / 21) میں درج ہے:

" دفن کے لیے سب سے بہتر اور افضل جگہ قبرستان ہے، یہ اس لیے کہ اس میں اتباع بھی اور وہاں آنے والوں کی دعاء بھی حاصل ہوتی ہے، اور شہر اور علاقے کا قبرستان افضل اور بہتر ہے، اور گھر میں دفن کرنا مکروہ ہے چاہے میت چھوٹی ہی کیوں نہ ہو.

ابن عابدین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اور اسی طرح خاص مدفن میں دفن کرنا جیسا کہ مدرسہ وغیرہ کے متولی اور بانی کرتے ہیں، اور اس کے قریب ہی مدفن بنا لیتے ہیں " انتہی.

دیکھیں: رد المختار (2 / 235) المجموع للنووی (5 / 245) مغنی المحتاج (2 / 52).

2 - پھر متوفی کی ملکیتی زمین میں ورثاء کے لیے ضرر ہے کیونکہ اس طرح انہیں اس جگہ میں تصرف کرنے سے ممانعت ہوگی، اور مسلمانوں کا عام قبرستان ہی کافی ہے.

کتاب " الفروع " میں درج ہے:

" اور اگر متوفی اپنی ملکیتی زمین میں دفن کرنے کی وصیت کرے تو اسے مسلمانوں کے ساتھ عام قبرستان میں دفن کیا جائیگا، کیونکہ یہ ورثاء کو ضرر ہے " انتہی.

دیکھیں: الفروع لابن مفلح الحنبلی (2 / 278).

3 - اسی طرح خاص اور اپنی جگہ میں دفن کرنے کی وصیت کرنا مستقبل میں اس قبر کے ساتھ عبث کام کی باعث بن سکتا ہے، کیونکہ عام قبرستان تو سب لوگوں میں ممتاز ہے، جہاں کوئی شخص بھی زیادتی کرتے ہوئے کوئی عمارت وغیرہ تعمیر نہیں کر سکتا اور نہ ہی کھود سکتا ہے، تو اس طرح سب لوگ اپنے مردوں کو اذیت سے دور رکھ سکتے ہیں، لیکن خاص اور اپنی جگہ تو زیادتی کا باعث بن سکتی ہے، اور لوگوں کے لیے زمین ہتھیانے کا طمع اور قبر اکھاڑنے کا خدشہ بھی لاحق رہےگا.

4 - خاص زمین میں دفن کرنا قبر کی تعیظم اور تقدیس کا باعث بن سکتا ہے، تو اس طرح لوگ خیال کرینگے کہ اسے دوسری قبروں سے کوئی خصوصیت حاصل ہے، یا یہ کسی ولی کی قبر ہے، تو اس طرح وہ شرک کئی انواع کے مرتکب ہونگے، یا پھر حرام تبرک کرینگے، جس کا سبب لوگوں کے مدفن سے علیحدہ ممتاز جگہ میں دفن ہے.

5 - آخر میں یہ کہ علیحدہ خاص جگہ میں دفن کی وصیت سے خدشہ ہے کہ یہ تکبر اور لوگوں کے ساتھ دفن ہونے

اور برابری سے علیحدہ ہے، جیسا کہ بعض بادشاہوں اور امراء وزراء کی قبریں ہوتی ہیں، کہ وہ اپنے لیے مخصوص قبریں بنواتے ہیں.

اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ تکبر کرنا عظیم گناہوں میں شامل ہوتا ہے اور عادت یہ ہے کہ موت ہر متکبر اور جبر کرنے والے کا غرور توڑ کر رکھ دیتی ہے، تو اس لیے مسلمان شخص کو متکبر شخص اور اس کی عادت کی مشابہت نہیں کرنی چاہیے.

مندرجہ بالا سطور سے یہ واضح ہوا کہ: بغیر کسی شرعی مقصد کے زمین خرید کر اس میں دفن کرنے کی وصیت کرنا خلاف اولی ہے، اور اولی اور بہتر یہی ہے کہ مسلمانوں کے عام قبرستان میں مسلمانوں کے ساتھ دفن ہوا جائے، اور مسلمانوں میں نیك و صالح افراد کی دعاء اور برکت حاصل کی جائے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر کوئی متوفی شخص وصیت کرے کہ اسے کسی معین اور مخصوص جگہ پر دفن کیا جائے تو اس کی وصیت کو نافذ نہیں کیا جائیگا بلکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ ہی دفن کیا جائیگا، کیونکہ ساری زمین برابر ہے اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جب کوئی شخص کہیں بھی فوت ہو جاتا تو اسے دفن کر دیتے، تو اس وصیت کو پورا اور لاگو کرنا لازم نہیں، کیونکہ اس میں کوئی شرعی مقصد نہیں " انتہی.

دیکھیں: لقاء الباب مفتوح (1 / 559).

واللہ اعلم .